از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 مارچ، 1995

میسرز پہار پور کولنگ ٹاورز پرائیوٹ لمیٹڈ کلکتہ

بنام

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، کلکتہ

[آر۔ ایم۔ سہائے اور ایس۔ بی۔ مجومدار، جسٹس صاحبان]

سنٹرل ایکسائز نرخ:

آئٹم 33(2)۔ کولنگ ٹاورز میں استعمال ہونے والے بلیڈ شدہ ہب جسے 'بلیڈ اسمبلی' کہا جاتا ہے۔ آیا برقی پنکھا آئٹم 33(2) کے تحت قابل تشخیص ہے۔۔قرار پایا: نہیں۔

اپیل کنندہ معاہدے پر کولنگ ٹاور بنا رہا تھا۔ اس نے بازار سے ہب اور بلیڈ خریدے، انہیں جوڑا اور انہیں کولنگ ٹاورز میں لگا دیا۔ پنکھوں کو موٹروں کے شافٹ پر نصب کیا گیا تھا۔ جب پنکھوں کو اپیل کنندہ کی فیکٹری سے ہٹا دیا گیا تو اس میں بجلی پیدا کرنے کے لیے کوئی برقی موٹر یا کسی اور قسم کا آلہ نہیں تھا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ چونکہ کولنگ ٹاور تھرمل الیکٹرک جنریٹنگ اسٹیشن کا حصہ ہیں، اس لیے ایسا اسٹیشن صنعتی نظام کا حصہ ہے اور اس میں استعمال ہونے والے پنکھے بجلی کے پنکھوں کے سوا کچھ نہیں تھے۔ ان اپیلوں میں اس نتیجے کو چیلنج کیا گیا ہے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت۔

قرار پایا گیا کہ: 1. بلیڈ اسمبلی کے نام سے جانا جانے والا بلیڈ شدہ ہب برقی پنکھا نہیں تھا جس کا آئٹم 33(2) کے تحت اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

1.2. سنٹرل ایکسائز نرخ کے آئٹم 33(2) کے تحت اندراج کا بہت ہی مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس اندراج کے تحت قابل تشخیص ہونے والی کسی بھی شے کو برقی پنکھا ہونے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بنیادی خصوصیات کو پورا کرنا ہو گا۔ استعمال، اس کی ناگزیر اور شکل کے بارے میں تفصیل اندراج کے دائرے کو وسیع کرنا ہے لیکن اس کا اطلاق ایسے سامان پر ہو گا جو برقی پنکھے ہیں۔ ایک بار جب کوئی چیز بنیادی خصوصیات کو مطمئن کر لیتی ہے تو اس کی شکل وغیرہ غیر مادی ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اچھا برقی پنکھا نہیں ہے تو صرف اس وجہ سے کہ اسے صنعتی استعمال کے لیے برقی پنکھے کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا، اسے برقی پنکھا نہیں بنائے گا۔ انٹری برقی پنکھا یا کوئی پنکھا نہیں ہے جو برقی پنکھے کے طور پر استعمال ہونے کے قابل ہو۔ در حقیقت لفظ 'جیسا' بیان محاورہ سے پہلے استعمال کیا گیا ہے، 'اس کے عمل کے لیے ناگزیر حصے'۔ لہذا، اس آئٹم کے تحت ڈیوٹی ایسے برقی پنکھوں کی طرف راغب ہوتی ہے جو نہ صرف صنعتی نظام میں استعمال کے لیے بنائے گئے ہیں بلکہ اس کے عمل کے لیے ناگزیر ہیں۔

2.2 اندراج کو وسیع پیمانے پر اور تنگ دونوں طرح سے پڑھنا پڑتا ہے۔ وسیع پیمانے پر استعمال کے لیے ڈیزائن کیا گیا کوئی بھی سامان، شکل سے قطع نظر، اس اندراج کے تحت قابل ٹیکس ہو گا۔ تنگ کیونکہ یہ برقی پنکھے ہونے چاہئیں۔ ٹریبونل نے مؤخر الذکر سے محصولات کا تعین کیا۔ لیکن یہ کافی نہیں تھا۔ سامان برقی پنکھا ہونا چاہیے اور اس طرح کے پنکھے کو صنعتی نظام میں اس کی نسل کے لیے ناگزیر حصے کے طور پر استعمال کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہو گا۔ اپیل کنندہ نے ہب اور بلیڈ خرید کر انہیں جمع کیا تھا۔ انہیں اسی حالت میں فیکٹری سے باہر نکالا گیا۔ اس کے ساتھ بجلی پیدا کرنے کے لیے کوئی برقی آلہ منسلک نہیں تھا۔ لہذا، اگر ایسی اسمبلی پنکھا بھی ہوتی تو اسے برقی پنکھا نہیں مانا جا سکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1523-24، سال 1986۔

کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے فیصلے اور حکم سے اے نمبری ED (SB)(T)/686/80-BI اور ED(SB)(T)/190/82-BI۔

اپیل کنندہ کے لیے ان کے ساتھ سی ایس ویدیا ناتھن، کے وی وشونتھا اور کے وی وینکٹا رمن۔

جواب دہندہ کے لیے مس سشما سوری کے لیے جوزف ویلا پلی، اے سبّاراؤ اور (وی کے ورما وکیل) ان کے ساتھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

ان اپیلوں میں جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا پہاڑ پور کولنگ ٹاورز کی طرف سے 'بلیڈ اسمبلی' کہلانے والا بلیڈ شدہ ہب مرکزی ایکسائز نرخ کی آئٹم 33(2) کے تحت قابل تشخیص "برقی پنکھا" تھا۔

خود ٹریبونل نے پایا کہ اپیل کنندہ نے بازار سے ہب اور بلیڈ خریدے، انہیں جوڑا اور انہیں کولنگ ٹاورز میں لگا دیا جو انہوں نے معاہدوں پر بنائے تھے۔ اس سے مزید پتہ چلا کہ جب پنکھوں کو اپیل کنندہ کی فیکٹری سے ہٹا دیا گیا تو اس میں بجلی پیدا کرنے کے لیے الیکٹرک موٹر یا کسی اور قسم کا آلہ نہیں تھا۔ پنکھوں کو موٹروں کے شافٹ پر نصب کیا گیا تھا۔ لیکن اس کا مؤقف تھا کہ زیادہ تر صنعتی پنکھے ایسے ہی ہیں، اس لیے یہ نہیں مانا جا سکتا کہ ایسے پنکھے صرف اس وجہ سے برقی پنکھے نہیں تھے کہ ان میں مربوط طور پر کوئی برقی موٹروں کی تعمیر نہیں تھی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ چونکہ کولنگ ٹاور تھرمل الیکٹرک جنریٹنگ اسٹیشن کا حصہ ہیں، اس لیے ایسا اسٹیشن صنعتی نظام کا حصہ ہے اور اس میں استعمال ہونے والے پنکھے بجلی کے پنکھے کے سوا کچھ نہیں تھے۔

متعلقہ اندراج درج ذیل ہے:

"آئٹم 33(2):	
اشیا کی تفصیل	ڈیوٹی کی شرح
برقی پنکھے، جو صنعتی نظام میں اس کے کام کرنے کے لیے ناگزیر حصوں کے طور پر استعمال کے لیے بنائے گئے ہیں اور اس مقصد کے لیے کچھ خاص شکل یا معیار دیا گیا ہے جو کسی دوسرے مقصد کے لیے ان کے استعمال کے لیے ضروری نہیں ہوگا، اور اس کے لیے ریگولیٹرز۔"	پندرہ فیصد ایڈ ویلورم

اندراج کا ایک بہت ہی پڑھنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس اندراج کے تحت قابل تشخیص ہونے والی کسی بھی چیز کو برقی پنکھا ہونے کی بنیادی خصوصیات کو پورا کرنا ہوگا۔ استعمال، اس کی ناگزیر اور شکل کے بارے میں تفصیل اندراج کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے لیے ہے لیکن اس کا اطلاق ایسے سامان پر ہوگا جو برقی پنکھے ہیں۔ ایک بار جب کوئی چیز بنیادی خصوصیات کو مطمئن کر لیتی ہے تو اس کی شکل وغیرہ بے معنی ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اچھا برقی پنکھا نہیں ہے تو صرف اس وجہ سے کہ اسے صنعتی استعمال کے لیے برقی پنکھے کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا، اسے برقی پنکھا نہیں بنائے گا۔ اندراج برقی پنکھے یا کوئی پنکھا نہیں ہے جو برقی پنکھے کے طور پر استعمال ہونے کے قابل ہو۔ درحقیقت لفظ 'جیسا' بیان محاورہ سے پہلے استعمال کیا گیا ہے، 'اس کے عمل کے لیے ناگزیر حصے'۔ لہذا، اس آئٹم کے تحت ڈیوٹی ایسے برقی پنکھوں کی طرف راغب ہوتی ہے جو نہ صرف استعمال

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے لیے بنائے گئے ہیں بلکہ اس کے عمل کے لیے ناگزیر ہیں۔ اندراج کو وسیع پیمانے پر اور تنگ طور پر پڑھا جانا چاہیے۔ وسیع پیمانے پر استعمال کے لیے ڈیزائن کیا گیا کوئی بھی سامان، شکل سے قطع نظر، اس اندراج کے تحت قابل ٹیکس ہو گا۔ تنگ کیونکہ یہ برقی پنکھے ہونے چاہئیں۔ ٹریبونل نے مؤخر الذکر سے محصولات کا تعین کیا۔ لیکن یہ کافی نہیں تھا۔ سامان برقی پنکھا ہونا چاہیے اور اس طرح کے پنکھے کو صنعتی نظام میں اس کی نسل کے لیے ناگزیر حصوں کے طور پر استعمال کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہونا چاہیے۔ اپیل کنندہ نے ہب اور بلیڈ خرید کر انہیں جمع کیا تھا۔ انہیں اسی حالت میں فیکٹری سے باہر نکالا گیا۔ اس کے ساتھ بجلی پیدا کرنے کے لیے کوئی برقی آلہ منسلک نہیں تھا۔ لہذا، اگر ایسی اسمبلی پنکھا بھی ہوتی تو اسے برقی پنکھا نہیں مانا جا سکتا۔

نتیجے میں، اپیلیں کامیاب ہو جاتی ہیں اور اجازت دی جاتی ہے۔ ٹریبونل، کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے منظور کیے گئے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ قانون کے سوال کا فیصلہ یہ کہہ کر کیا جاتا ہے کہ بلیڈ اسمبلی کے نام سے جانا جانے والا بلیڈ شدہ ہب برقی پنکھا نہیں تھا جس کا آئٹم 33 (2) کے تحت اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پارٹیاں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گی۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document